

باسمہ تعالیٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ کچھ سنی حضرات اس پر اصرار کرتے ہیں کہ جب اقامت (تکبیر) شروع ہو تو کوئی شخص کھڑا نہ رہے، بیٹھ جانا ضروری ہے بلکہ جو اُس وقت پہنچے وہ بھی آکر بیٹھ جائے جب تک تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر نہ پہنچ جائے شریعت میں سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیا ہے وضاحت فرمائیں تاکہ سنی حضرات گمراہ نہ ہوں۔ نیز جن فقہ کی کتب میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر کھڑے ہونے کا ذکر ہے اُس کا صحیح مطلب کیا ہے۔

سائل: محمد سرفراز چشتی، کمالیہ

الجواب بعون الوہاب

﴿۱﴾ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نماز کی اقامت ہونے لگتی تو ہم کھڑے ہو کر صفیں درست کر لیا کرتے اس سے پہلے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لاتے۔ حدیث شریف یہ ہے: عن ابی ہریرۃ یقول اقیمت الصلوۃ فقمنا فعدلنا الصفوف قبل ان یمخرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم ص ۲۲۰ ج ۱)

اس حدیث کے تحت شرح مسلم میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے دو اہم باتیں نقل فرمائیں ہیں:

(۱) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عام معمول کے مطابق دائمی سنت طریقہ (یعنی اقامت کے شروع سے صفوں کے درست کرنے) کی طرف اشارہ ہے (۲) محدث قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علماء اہلسنت کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ جب مؤذن اقامت شروع کرے تو نمازی حضرات فوراً کھڑے ہو کر صف بنائیں۔ وقال العلامة نووی: اشارة الى ان هذه سنة معهودة عندهم ونقل القاضي عياض عن مالك رحمة الله عليه وعامة العلماء انه يستحب ان يقوموا اذا اخذ المؤذن في الاقامة (ص ۲۲۱ ج ۱) یعنی اسی طرح عمدۃ القاری شرح بخاری میں ہے کہ جب مؤذن تکبیر (اقامت)

شروع کرے تو تمام نمازی کھڑے ہو جائیں اس پر عظیم محدث شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانی چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر امت مسلمہ شروع اقامت سے ہی کھڑے ہو جانے پر بغیر کسی اعتراض کے آج تک عمل کرتی چلی آرہی ہے۔ قال العلامة العینی فی العمدة فذهب مالك و جمهور العلماء القيام اذا اخذ المؤذن فی الاقامة و عليه عمل العامة اليوم من غير تكبير (اعلاء السنن ص ۳۲۷ ج ۴ باب وقت قیام الامام و المامومین للصلوة۔ طبع کراچی)

﴿۲﴾ محدث عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ (امام بخاری کے استاذ) نے حضرت ابن جریج سے، انہوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ جب مؤذن اقامت شروع کرتا تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی وقت کھڑے ہو جاتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم امامت کی جگہ اس وقت تک نہ آتے جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صفیں درست نہ فرما لیتے۔ حدیث شریف یہ ہے: عبدالرزاق عن ابن جریج قال اخبرني ابن شهاب ان الناس كانوا ساعة يقول المؤذن الله اكبر الله اكبر يقيم الصلوة يقوم الناس الى الصلوة فلا ياتي النبي صلى الله عليه وسلم مقامه حتى يعدل (مصنف عبدالرزاق ص ۵۰۷ ج ۱ باب قیام الناس عند الاقامة۔ رقم الحديث ۱۹۴۲)

﴿۳﴾ سید التالبعین محدث و فقیہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب مؤذن اللہ اکبر (یعنی اقامت شروع) کرے تو کھڑا ہونا واجب ہے اور جب حی علی الصلوة پر پہنچے تو صفیں درست ہو جائیں اور جب لا الہ الا اللہ (آخری کلمہ) کہے تو امام صاحب نماز شروع کر دے۔ عبارت یہ ہے: عن سعید بن المسیب قال اذا قال المؤذن الله اكبر وجب القيام و اذا قال حي على الصلوة غُذِلَت الصفوف و اذا قال لا اله الا الله كبر الامام (فتح الباری شرح بخاری ص ۸۱ ج ۲ باب متى يقوم الناس) اس لیے افضل واضح یہی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ترتیب مبارک کے مطابق امام و مقتدی حضرات اقامت کے شروع ہوتے ہی صفیں درست کر لیں چنانچہ اسی بات کو حکیم الامت مجدد الملت شاہ اشرف علی حنفی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے

عمل کے اعتبار سے بہتر قرار دیا ہے (بوادر النواذر، ص ۳۸۹ طبع ادارۃ اسلامیات لاہور)

مذکور تحقیق پر تائید مزید ملاحظہ ہو (۱) شیخ الاسلام مفتی شاہ مظہر اللہ دہلوی (بریلوی) فرماتے ہیں ”حسی علی الفلاح“ کے اوپر کھڑے ہونے کے متعلق کوئی ایک حدیث بھی میری نظر سے نہیں گزری بلکہ بعض احادیث اس کے مخالف معلوم ہوتی ہیں مثلاً (حضرات صحابہ کرام فرماتے ہیں) جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کرتے جب برابر ہو جاتیں تب تکبیر فرماتے“ (چند سطر بعد فرماتے ہیں) صفیں سیدھی نہ ہوتی ہوں تو اول ہی سے کھڑا ہونا چاہیے کہ صفوں کے سیدھے نہ ہونے میں کراہت ہے اور حسی علی الفلاح پر نہ کھڑے ہونے میں کراہت نہیں ہے“ (فتاویٰ مظہریہ ص ۹۸، ج ۱، مرتب ڈاکٹر محمد مسعود احمد بریلوی، طبع ۱۹۹۹ء کراچی)

(۲) سیال شریف کے سجادہ نشین حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی اپنے عربی مکتوب (بنام غلام فخر الدین سیالوی) میں فرماتے ہیں ”حمد و صلوة کے بعد بعض طلباء نے اقامت کے وقت بیٹھ جانے کی بدعت نکالی ہے خواہ وہ پہلے کھڑے ہی کیوں نہ ہوں..... (آخر میں فرماتے ہیں) اقامت کے شروع میں بیٹھنے کا حکم شریعت میں نہیں دیا گیا اور نہ ہی یہ بات شریعت میں کہیں ثابت ہے۔ اصل عبارت یہ ہے:

اما بعد، فان بعض الطلبة قد ابدعوا الجلوس وقت التكبير (الاقامة) ولو كانوا قائمين قبل الاقامة لا الجلوس مأمور به عند شروع التكبير و ذاك غير ثابت قط۔ واللہ و رسولہ اعلم۔ حرره الفقير قمر الدين غفر الله له۔ ۱۴ یقعدہ ۱۳۷۷ھ (ماہنامہ ضیاء حرم) (بھیرہ شریف) شیخ الاسلام نمبر، ص ۱۸۹، طبع مئی ۲۰۰۴ء)

لہذا بہت افسوس ہے ایسے افراد پر جو سنی کہلانے کے باوجود اقامت شروع ہوتے ہی بیٹھ جاتے ہیں کیونکہ ایسے لوگ بقول حضرت خواجہ صاحب بدعتی ہیں سنی نہیں۔ فافہم ولا تکن من القاصرين۔ رہی یہ بات کہ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ سے حسی علی الفلاح پر کھڑا ہو جانا منقول ہے تو اس بارہ میں حنفی محقق حضرة علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ کرم علامہ سید احمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسی علی الفلاح کے وقت کھڑے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حسی علی الفلاح

کے بعد بھی نہ اٹھنا اور بیٹھے رہنا باعث گناہ ہے اس کا یہ مطلب مراد لینا کہ اقامت کے شروع میں اٹھنا جائز نہیں شرعاً درست نہیں چنانچہ اقامت شروع ہو تو فوراً اٹھ کر صفیں درست کریں اگر کسی وجہ سے دیر ہو جائے تو حی علی الفلاح تک ضرور کھڑے ہو جائیں۔

وفی الدر المختار۔ والقیام لامام ومؤتم حین قیل حی علی الفلاح وفی الطحطاوی علی الدر: والظاهر انه احتراز عن التأخیر لا التقديم حتی لو قام اول الاقامة لا بأس (ص ۲۱۵ ج ۱ اخر باب صفة الصلوة، طبع کوئٹہ)

فقط واللہ یقول الحق و هو یهدی السبیل

کتبہ العبد المنیب محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الرقیب

۹ رذوالحجہ ۱۴۳۲ھ - ۶ نومبر ۲۰۱۱ء



(جاری.....)

تصدیق

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی صاحب دامت برکاتہم

صدر مفتی جامعہ حقانیہ، ساہیوال (ضلع سرگودھا)

..... ﴿نعم الجواب و هو عين الصواب﴾.....

و هذا ما افتى به حضرة جدی الکریم رحمہ اللہ تعالیٰ و حضرت سیدی و ابی

رحمہ اللہ تعالیٰ و بہ افتی -

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

خادم دارالافتاء بالجامعة الحقانية

ساہیوال سر جودھا

۲۶ / ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ

تذکرۃ الافناء
جامعہ حقانیہ ساہیوال